رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک کہ وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے۔

جلد ۱۶ نمبر ۸

قادیان دارالامان

۲۸ فروری سنہ ۱۹۱۲ء

الحکم

ایڈیٹر

شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

عوام سے ۵ر

ہندوستان سے باہر سے ۶ر

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۲ر ۱۲

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

چو گوئم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و ایڈیٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکھا رہی ہے کہ الاماں لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے میں نے اس مرض کے لئے یہ معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاءاللہ فوراً دفع ہوتے ہیں - اور ہر قسم کی شکایت کے ملنے انشاءاللہ مفید ہے - ہمارا یہ کام نہیں کہ پکھ ماریں کہ جو [illegible] ت سے طیار ہوتی ہیں اول نمونہ مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے - قیمت فی بکس عہ

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاءاللہ تعالیٰ وہ دیکھو مفید پائینگے - قیمت ۲ ماشہ عہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دنداں } دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴ر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

کیا آپ بیمار ہیں

جبکہ آپ کی جمعیت درست نہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی آپ کو شکایت ہے - آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک دست صاف ہو جاتا ہے - اگر یہ بات نہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) کھائیجئے - دوسرے روز صبح کو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپکو اپنا مزاج فوراً اچھا معلوم ہوگا۔

قبض کیوجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ دیر تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں جو دنیا کے نقصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ قبض سے بیماریاں کیوں پیدا ہوتی ہیں جگر کی شکایت ہیجان صفرا - صفراوی بخار یا تپ بدہضمی - پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت امراض قلب یعنی دل - دوا یعنی چکرانا - دردسر نفخ یعنی کھٹی ڈکاریں آنا مستورات کی بیماریاں اگر بہت عرصہ بھی حالت سے تو خون کثیف ہو جاتا ہے اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے - ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکورۃ الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد اور زہریلے اجزاؤں کو نکالتی ہیں - جگر کو قوت عطا کرتی ہیں - قیمت فی شیشی ۴ر و ۸ر و ۱۲ر

۱۲ر والی شیشی میں ۱۶۰ گولیاں ہیں جو ۴ر والی شیشی سے پچگنی ہیں
۱۲ر والی شیشی

ڈون پی او باکس نمبر ۲۰ بمبئی سے طلب کرو

پانچ روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہوگئے

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا لیکن آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد ہے دس ہزار نہیں - پچاس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپیہ کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے - چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی اور آجتک بدرے دس لاکھ روپیہ کا فروخت ہو چکا ہے - جس شخص نے میری اس ایجاد کا ایک دفعہ استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کیواسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۴۸۰۳ روپیہ تصدیق کرتے ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہو اس کی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے - بقول حضرت داغ دہلوی کہ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجرب فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے - کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر میجر بلی ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شاہ ایڈورڈ ہفتم اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے روح حیات رگ و ریشہ میں [illegible] ہڈیوں کے گودے فاسفورس کو چکا تاہے - اور خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی طاقت سے چاق و چوبند کرکے انسان کو ایک صحیح اور تندرست بنا دیتا ہے - کہ پھر اگر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹے ہوکر بے آب ہو جاویں - ہندوستان و انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لکچرار اور معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ مدت کے استعمال ہونے کے پھر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۴۸۰۳ روپیہ روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالیگا کہ روح حیات دوسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے - بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قانون قدرت عامل ہونے کے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام باتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا حکم رکھتا ہے - یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی ایک طاقت افزا غذا بھی ہے - یہ وہ مقوی روح ہے جو کثرت و احتلامات اور طفولیت کی ناز یا حرکات سے لاحق ہوگئی ہوں ان کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے - نامردی - ضعف اعصاب ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف معدہ - ضعف دماغ ضعف جگر ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے روح حیات بمنزلہ تریاق کے ہے - جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی - اور زردی چہرہ کے لئے اکسیر تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اس کا خاص اثر ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے - بزدل کو جوانمرد [illegible] بڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے - روح حیات کی حیرت انگیز شہرت اور کثرت خریداری کو دیکھ کر لوگ مجھے کیمیاگر کے نام سے پکارتے ہیں - قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنے روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی "روغن دافع سستی" موجود ہے جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے - رگوں پٹھوں کی سستی اور بے رونقی لاغری وغیرہ دور ہوکر ہموزدہ طاقت بحال ہو جاتی ہے - مایوس مریضان نامردی کو مرد کامل بناتا ہے اور لطف یہ ہے کہ پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی - قیمت روغن دافع سستی شیشی کلاں چار روپے چار آنے (شیشی خورد دو روپے دو آنہ)

یہ دونوں دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کرو

اسلامی تعلیم کی فلاسفی

(نمبر ۵)

گذشتہ نمبروں میں میں نے آریہ مسافر کے بہت سے اعتراضات کا جواب خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے دیا ہے یہ سلسلہ اس غرض سے شروع نہیں کیا گیا کہ اس کا سلسلہ بند کر دیا جاوے کیونکہ یہ بات تو تجربہ نے بتادی ہے کہ باوجود یکہ بہت سے اعتراضات کے جوابات بارہا لوگوں کو دئے گئے ہیں مگر جب کوئی ان کی نئی تصنیف یا اخبار اسلام کے برخلاف نکلتی ہے تو انہیں ہی پھر دوہرایا جاتا ہے۔ اگر پہلے کے قبول کرنے کا ذرا بھی پاس ہو تو کم از کم ایک آدھ مرتبہ ہی کسی نے کہا ہوتا کہ ہاں یہ سوال حل ہو گیا ہے۔ اسی طرح مجھے اُمید نہیں کہ آریہ مسافر کسی ایک امر پر یہ کہدے کہ اب یہ محل اعتراض نہیں۔ بلکہ میری غرض اور نیت صرف یہ ہے کہ **اظہار حق** ہو۔

ایک غلط فہمی

جو لوگ احادیث کو زیر نظر رکھ کر اسلام پر نکتہ چینی کرتے ہیں وہ ایک غلطی میں مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہر حدیث کو قطع نظر اس کے کہ وہ اصول حدیث کے لحاظ سے کس درجہ کی حدیث ہے پیش کر دیتے ہیں۔ احادیث کے متعلق یہ امور بخوبی یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی تنقید کا ایک عام اور موٹا اصل یہ ہے کہ جو احادیث تعامل کے نیچے ہیں یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اکابرات کے عمل درآمد میں آگئی ہیں ان پر تو کسی قسم کا کوئی شبہ ہی نہیں ہے اگر احادیث کی تدوین نہ ہوتی تو بھی وہ اعمال دنیا میں جاری ہوتے۔ ان کے علاوہ جس قدر بھی احادیث ہیں اگر وہ قرآن کریم کی کھلی کھلی تعلیم اور سنت صحیحہ کے خلاف ہیں تو ہم کوشش کرینگے کہ ان کی صحیح تاویل کریں۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہم حدیث کو چھوڑ دینگے اور اس اصل کو ہمارے ناظرین خوب یاد رکھیں اور اس امر کو بھی زیر نظر رکھنا چاہیے کہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ہم ہر ایک حکم شریعت کے اسرار اور فلسفہ سے واقف ہوں۔ اور نہ اس کی گہری واقفیت ہمیں اس کے عمل پر قادر کرسکتی ہے احکام دینی مصالح نوع انسان پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی رنگ میں اس کی مضرت پیش کرے تو اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔ میں اس سلسلہ مضامین میں یہ امر زیر نظر رہیگا وباللہ التوفیق

لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں فرق

احادیث میں آیا ہے کہ اگر ایسا لڑکا جو ابھی دودھ پیتا ہو پیشاب کرے تو پانی چھڑک دینا چاہیئے۔ اگر لڑکی پیشاب کرے تو دھو دینا چاہیئے۔ اس حکم کے متعلق فقہائے اور علمائے عظام میں کے تین اقوال ہیں۔ اول یہی جو مذکور ہوا۔ دوم دونوں کو دھویا جاوے۔ سوم دونوں پر پانی چھڑک لیا جاوے۔ اسلام کے احکام میں یہ عظیم الشان خوبی ہے کہ وہ الدین الیسر کی تعلیم دیتا ہے تکلیف مالا یطاق انسان پر نہیں رکھتا۔ جیسے ایک مریض آدمی ہو یا پانی ملتا ہی نہ ہو تو بجائے وضو کے تیمم کرے بیمار نماز میں سجدہ نہ کر سکتا ہو تو اشارہ سے ارکان نماز کو پورا کرنے۔ اسی طرح اس حکم میں بھی یسر مد نظر رکھا گیا ہے۔ لڑکے کا بول ایک جگہ نہیں ٹھہرتا۔ اور لڑکی کا بول اکثر ایک ہی جگہ پڑتا ہے۔ اور وہ باسانی دہویا جا سکتا ہے۔ اور لڑکے کا چونکہ متفرق جگہ پڑتا ہے اس واسطے اس کا دھونا مشکل ہوتا ہے علاوہ بریں لڑکی کا بول بباعث کثرت رطوبت زیادہ غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے۔ اور لڑکے کی کثرت حرارت اس کے بول کی بدبو کو خفیف کرتی اور رطوبت کو سکھا دیتی ہے اس لئے اس میں بدبو اور ناپاکی کم ہو جاتی ہے یہ وہ امور ہیں جو اپنے حسن اختیار سے لڑکی اور لڑکے کے بول میں فرق ظاہر کر رہے ہیں اور انھیں وجوہات کو نور نبوت نے تمیز کرکے ان کے دھونے میں مختلف حکم دیا۔

کتے اور بلی میں تمیز

حدیث میں آیا ہے کہ کتا جس برتن میں سے پی لے اسکو سات بار دھویا جاوے اور اول یا آخر مٹی سے دھویا جاوے اور بلی اس میں کو پئے تو ایک بار

یاد رکھو کہ ان احکام میں بعض روحانی فوائد ہوتے ہیں اور ان کا جاننا موقوف ہے مناسبت کے علم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور نور نبوت ایک ایسا مقیاس تھا کہ وہ ان امور کو جانچ لیتے تھے آجکل تو مقیاس الحرارت وغیرہ آلات کے ذریعہ انسان بہت سے امور کو معلوم کر لینا آسان سمجھتا ہے مگر مجھے تعجب ہے کہ انھیں اس امر کے تسلیم کرنے میں کیا مشکل پیدا ہوتی ہے کہ ایک کامل انسان اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور ایما سے سوسائٹی کے لئے مفید اور مضر احکام کو معلوم کر لے کتے کے لعاب کی رطوبت کا اثر بہت قوی اور زہریلا ہوتا ہے اور وہ برتن وغیرہ ہر ایک چیز میں یکساں ہوتا ہے۔ علاوہ بریں کتے کی درندگی اس کی بیحیائی و بد اخلاقی اس کا غضب نور لالچی ہونا ایسے امور ہیں جو مشاہدہ میں آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس شخص کو جو تقرب الی اللہ کے درجہ سے گر جاوے اور دنیا اور اس کی گری ہوئی خواہشوں میں مبتلا ہو جاوے کتے سے تشبیہ دی ہے۔ سفلی جذبات میں اسیر انسان کتے کی تھوتنی کی طرح ہر وقت نفسانی چھچھوں پر جھکا رہتا ہے۔ بس ان امور کو مد نظر رکھ کر اور اسی قسم کی مصلحت کی بناء پر کہ اس کے لعاب میں رطوبت کا اثر قوی اور زہریلا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو سات بار دھونیکا حکم دیا اور سات بار دھونے کی تاکید اور اس تعداد کا تعین اسی امر پر دال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نبوت کے ذریعے یہ علم تھا کہ اس تعداد کے دھونے سے وہ اثر پلیدی دور زہریلا پن کا ہو جاتا ہے۔ اور مٹی میں ایک ایسی تریاقی خاصیت ہے کہ وہ بدبو کو دور کرتی ہے۔ اور بعض سمی اثروں کو زائل کر دیتی ہے **اور مٹی سے برتن مانجھنے والی قوم کو تو** اس پر اعتراض کرنا اور تو اور بھی نادانی کا موجب ہے۔ پھر کتا جو چیز کھاتا ہے اس کے ساتھ اس کا منہ آلودہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنا منہ صاف نہیں کرتا۔ برخلاف بلی کے کہ وہ اپنے منہ کو چاٹ کر صاف کر لیتی ہے۔ بلی کا خاصہ ہے کہ وہ نجاست سے آلودہ نہیں رہتی جب کوئی چیز کھاتی ہے تو اپنے منہ کو صاف کر دیتی ہے اور یہ بات کسی اور جانور میں نہیں ہے کتے کے تو گھر میں بھی رکھنے کی اسی لئے ممانعت ہے ہاں بعض خاص ضرورتوں حفاظت مویشی کھیتی وغیرہ کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور بلی چونکہ عموماً گھروں میں رہتی ہے اس لئے نور نبوت نے ان کے لئے احکام کی صراحت فرمائی۔ آج جبکہ **طاعون** نے اپنے خوفناک حملوں سے ملک کو صاف کر دیا ہے **بلی** اور **کتے** کے فوائد میں امتیاز کا سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوربین قوت قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ طاعون کے حملے سے بچنے کے لئے بلیوں کا پالنا ایک ضروری امر سمجھا گیا ہے۔ اور بعض ملکوں میں جہاں بلیاں نہ تھیں بلیاں پہنچائی گئی ہیں۔ بس اب تو اس حقیقت کا سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے

جملہ معترضہ

اس حد تک لکھ کر مضمون کاتب کے حوالہ کیا جا چکا تھا کہ ۱۴ر فروری سنہ ۱۹۱۲ء کا آریہ مسافر میری نظر سے گذرا اس میں الحکم کے اعتراضات کا بے لاگ جواب کے عنوان کو آریہ مسافر نے الحکم کی ان گذشتہ اشاعتوں پر کچھ لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اور قریباً آٹھ کالم کا مضمون لکھا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ غلط بحث کروں اور اس کے جواب الجواب کیطرف توجہ کروں اور نہ یہ سلسلہ الحکم میں کبھی مباحثہ کی غرض سے جاری کیا گیا ہے۔ آریہ مسافر بڑی خوشی سے اس کا اعلان کر دے کہ ایڈیٹر الحکم مباحثہ کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں مجھے **اظہار حق** مقصود ہے اور جس تعلیم کو حق سمجھ کر ہم دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تائید کے لئے جو کچھ بھی ہم کر سکتے ہیں اس کے لئے خدا کے فضل سے آمادہ ہیں بس میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ مسافر کے ان مطاعن اور دور از مطلب باتوں میں نہ اُلجھ کر صرف ان امور پر توجہ کروں جو مطلب کے ہوں آئندہ اس کے جواب الجواب میں بھی یہی مسلک مد نظر رہیگا۔ وباللہ التوفیق

گوشت شتر سے وضو

بکری کا گوشت اگر کھایا ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اونٹ کا گوشت اگر کھایا جاوے تو پھر وضو کر لیا جاوے۔ گوشت شتر اگر ناقض وضو ہے تو اس میں معلوم نہیں آریہ مسافر کو کیوں تعجب آتا ہے۔ شارع علیہ السلام نے جیسا کہ دو گوشتوں کے درمیان فرق بتایا ہے ایسا ہی دو گلہ بانوں اور دو چرواہوں کے درمیان فرق بتایا ہے یعنی اونٹوں کے چرانے والے اور بکریوں کے چرانے والوں میں۔ یعنی اونٹ چرانے والوں میں فخر اور بڑائی ہوتی ہے اور سکینت اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے امر وضو فرمایا اور بکری کا گوشت کھانے سے امر وضو نہیں کیا۔ یہ ایسا فرق ہے جیسا کہ سود اور خرید و فروخت میں اور مذبوح اور غیر مذبوح میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کا امر فرمایا تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز کے گوشت کا اثر جسم میں بالضرور ہوتا ہے اور جسم کا اثر روحانی ترقی پر بھی پڑتا ہے۔ یہ بحث اگر ضرورت پڑی حرام حلال کے مسئلہ میں انشاء اللہ کرینگے۔ اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے کے جو اسرار علمائے دین نے بیان کئے ہیں اُن میں سے بعض یہ ہیں کہ اونٹ میں ایک قسم کی سرکشی اور تمرد اور کینہ توزی پائی جاتی ہے یہ افعال شیطانی رنگ رکھتے ہیں اور ان میں آتشی مادہ ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے اسواسطے جب انسان گوشت شتر کھا کر وضو کرتا ہے تو وہ گویا وہ محرکات کم ہو جاتے ہیں اور وضو سے ایک خاص سکینت اور ترو تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔

عید میلاد اور یادہانی

گذشتہ سال عید میلاد کی بدعت کے متعلق الحکم کو جو جنگ کرنا پڑی تھی وہ ناظرین کو بھول نہیں گئی ہوگی اور عید میلاد یا مذہب بہ رنگ فیشن کے عنوان سے جو بحث کی گئی تھی اس نے حقیقت الامر کو خدا کے فضل کھول دیا تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و اقبال اور شوکت و جلال ہی کے احیاء اور بقا کیلئے قائم ہوا ہے۔ سلسلہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جسطرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور پاک زندگی کو دکھایا ہے وہ ان کی تصنیفات سے ظاہر ہے۔ وہ کارنامے جو ہمیشہ دنیا کی مذہبی تاریخ میں یادگار رہینگے بھول نہیں سکتے۔ جو ان حملوں کے جواب میں آپ سے ظاہر ہوئے جو عیسائی اور آریہ قومیں اسلام پر کرتی ہیں پھر ان کے جانشین اور خلیفہ بلافصل نور دین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی زبردست تحریروں فصل الخطاب۔ نور دین اور تصدیق کے ذریعہ جو خدمت کی وہ عیاں ہے۔ اتنک قرآن کریم کیخدمت میں جسطرح وہ لگا ہوا ہے دنیا جانتی ہے۔ ایسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت اس سلسلہ کے ایک فرد کو ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ شرائط بیعت میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور حضرت مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح ہمیشہ اپنے مریدین کو وظائف میں درود شریف۔ استغفار اور لاحول اور فاتحہ بتاتے ہیں۔ مگر سلسلہ عالیہ کبھی پسند نہیں کرتا کہ یہ قوم جس میں وہ اخلاص اور صواب کی روح پھونکنا چاہتے ہیں ایسی باتوں میں گرفتار ہو جو اس کے خلاف ہوں۔ گذشتہ سال سے ان لوگوں نے جو اسلام کے اس قدر ہمدرد ہیں کہ تعداد ازدواج کو نعوذ باللہ ناجائز قرار دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شریعت کے خلاف اپنے اخباروں میں یہ تحریک کرتے ہیں کہ ایسے معاہدات ہوں کہ جو لوگ ایک سے زیادہ بیوی نہ کرنیکا عہد کریں ایسی ہی شادیاں ہوں۔ یہ بدعت نکالی ہے کہ عید میلاد منائی جاوے۔ اب اسپر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف یاددہانی کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ لکھ دیتا ہوں امید ہے کہ جماعت ان پر عمل کریگی۔ اور لا تُوْقِفُ لُوْمَتِہِ لَوْمٌ ایسے لوگوں کے ساتھ شامل ہونے کی ضرورت نہ سمجھیگی۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد پر مستزاد کرتے ہیں۔

عید میلاد پر خلیفۃ المسیح کا فتویٰ

(از بدر ۲۶ اپریل ۱۹۱۱ء)

جماعت شملہ کا خط پیش ہوا کہ پیسہ اخبار میں یہ خبر پڑھ کر کہ عید میلاد کے دن لاہور میں احمدیہ جماعت کے جلسہ میں خواجہ صاحب لیکچر دینگے۔ ہم نے بھی عید میلاد کا جلسہ منعقد کیا اس کے متعلق حضور کا کیا حکم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا

عید میلاد بدعت ہے

عیدین دو ہی ہیں۔ اسطرح لوگ نئی نئی عیدیں بناتے جائینگے۔ [illegible] کہینگے کہ فلاں صاحب پر الہام ہوا ہے اس کے دن ایک عید ہو اور یوم وصال پر [illegible]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے محب تو صحابہ تھے انھوں نے کوئی تیسری عید نہیں منائی۔ بلکہ اگر عید میلاد جائز ہوتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے محب تھے مناتے۔ ایسی عید نکالنا جہالت کی بات ہے۔ اور نکالنے والے **صرف عوام کو خوش کرنا چاہتے ہیں ورنہ ان میں کوئی دینی جوش نہیں**۔

یہی مسلک ما است

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

اس فتوے کے بعد ضرورت نہیں کہ اسپر کچھ اور لکھا جاوے یہ محض یاددہانی کے لئے عرض کیا گیا ہے تا کہ ایسا نہو کوئی بھائی غلطی کھائے۔

جناب سر لوئیس ڈین لفٹنٹ گورنر پنجاب کی تقریر کا اثر

انڈیا بھر کی کام کرنیوالی ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر نے سند رجہ ذیل چٹھی بغرض اشاعت بھیجی ہے جسکو میں نہایت خوشی سے درج کرتا ہوں (ایڈیٹر)

"مہاراجہ صاحب فریدکوٹ کی شادی مبارک کے موقعہ پر دربار میں جناب لفٹنٹ گورنر بہادر نے جو تقریر فرمائی تھی اسمیں نہایت موثر الفاظ میں شراب خانہ خراب کی برائیوں کا ذکر کیا اور فرمایا:-

"نیز کونسل وہی کوشش کر رہی ہے کہ شرابخوری کی مضر عادات کا سد باب ہو جو کہ وسطی پنجاب اور بالخصوص سکھ قوم کو نقصان عظیم پہنچا رہی ہے۔ میں یہ معلوم کرکے خوش ہوں کہ اس معاملہ میں کونسل کی امداد پر قابل اور تعلیم یافتہ اشخاص کی ایک زبردست جماعت (امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی) موجود ہے جس کا ثبوت وہ نہایت دلچسپ ڈرامہ ہے جو غیر پیشہ ور (امیچور ایکٹرز) اصحاب نے گذشتہ رات کیا تھا۔ اور جس کا کچھ حصہ دیکھ کر میں نہایت محظوظ ہوا۔" ہز آنر نے یہ بھی فرمایا کہ "اگر ایک بڑی بھاری تحریک سکھوں میں شرابخوری کے انسداد کے لئے ان دنوں میں جاری ہو جائے جبکہ اعلیٰ سکھ خاندانوں میں شادیاں ہو رہی ہیں تو مہاراجہ فریدکوٹ کی شادی کی بہترین یادگار ہوگی۔"

چنانچہ ہز آنر کی اس قابل قدر تقریر سے متاثر ہو کر سردار بہادر کرپال سنگھ صاحب ماناوالہ نے اسکی قدر کی اور اپنی صاحبزادی کی شادی کے مبارک موقعہ پر جو ماناوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کو بلوا کر ٹمپرنس ڈرامہ ٹمپرنس لیکچر اور ٹمپرنس لیکچر کروائے اور میجک لینٹرن بخش و بائسکوپ کے دلچسپ اور سبق آموز مناظر سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ ان کے دیکھنے والے اصحاب کی تعداد آٹھ سو سے کسی حالت [illegible] تین شب برابر تین [illegible] سبق آموز [illegible] تماشہ رہے اور [illegible] امرتسر ٹمپرنس تعلیم یافتہ

ہر ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی اصحاب نے اس مبارک موقعہ پر مختلف مگر دلچسپ طریقوں سے ٹمپرنس پر چار کیا۔ سردار بہادر موصوف نے مبلغ ۱۰۰ روپیہ ٹمپرنس ڈرامہ کے اخراجات اور ٹمپرنس ٹریکٹس کی اشاعت کے لئے دیا۔ اور تقریباً پانچ ہزار ٹریکٹ سوسائٹی نے اس موقعہ پر تقسیم کئے۔ سردار بہادر کے نیک دل دوستوں نے نہایت پریم اور تندہی سے اس شادی کے موقعہ پر تمام اصحاب کی خاطر و تواضع کی۔ اور سردار حاکم سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ ڈسکہ سمدھی سردار بہادر [illegible] سردار ہرچرن سنگھ صاحب [illegible] داکٹر رگھوناتھ داس صاحب سردار اور [illegible] صاحب انسپکٹر پولیس [illegible] سردار بسا کھا سنگھ صاحب سب انسپکٹر پولیس [illegible] لالہ نانک چند صاحب [illegible] صاحب سرکڈہ سوہن سنگھ صاحب سردار بہادر [illegible]

معارف قرآن مجید

مقتبسہ از انوار افاضات علامہ نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین

مذاہب عالم پر سرسری نظر

سناتن دھرم تو کوئی مذہب نہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوؤں کے تمام لیڈر جمع ہو کر ہندو کی کوئی جامع مانع تعریف نہیں کر سکے نہ کھان پان کا امتیاز رکھنے والوں کو نام ہندو دیا ہے نہ تائید تناسخ کا۔ نہ وید کے ماننے والوں کا۔ نہ مردے جلانیوالوں کا نہ گائے کا گوشت کھانیوالوں کا۔ ہندوؤں میں وہ بھی داخل ہیں جو مرگھٹ میں آگ جلا کر انسان کی کھوپری میں کھانا پکا کر کھاتے ہیں اور انسانی دانتوں کی تسبیح رکھتے ہیں۔

عیسائی مذہب

بھی کوئی مذہب نہیں ان میں شریعت جو مذہب کے دستور العمل کا نام ہے لعنت سمجھی ہے۔ سارا دارومدار کفارہ پر ہے۔ معلوم نہیں کفارہ نے انکو کیا فائدہ دیا اور کس طرح سب کی نجات کا موجب ہوگیا۔ اس میں گناہ کی مزدوری موت بتائی جاتی ہے اور یہ کہ عورت کو دردِ زہ ہوگا۔ اور کہ آدمی اپنے پیشانی کے پسینے سے روٹی کھائیگا۔ اب یہ باتیں جو گناہوں کی سزا ہیں ہیں یہ تو اب تک کفارہ پر ایمان لانیوالوں میں بھی ہیں پس کفارہ نے ان کو کیا فائدہ دیا۔

آریہ دھرم

سناتن دھرم والے تو بت پرست ہیں۔ ان کے بتوں کی تعداد تو پھر تھوڑی ہے مگر یہ تمام کائنات عالم کو خدا کہتے ہیں کیونکہ مادہ اور روح کو خدا کے برابر ازلی ابدی سمجھتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ مکان اور اس زمانے کا بھی ازلی ابدی ہونا لازم آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر شرک اور اللہ تعالیٰ کی بیقدری کیا ہوگی کہ وہ چیزیں بنانے میں دو اور چیزوں کا محتاج ہے اور ان کا خالق نہونے کیوجہ سے ان کے خواص سے ناآشنا اور معبود بننے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ پھر یہ لوگ ابدی نجات کے قائل نہیں تو اس صورت میں ایک مسلمان اور آریہ میں کیا فرق رہگیا۔ اگر مسلمان ان کے نزدیک مکتی نہیں پائیگا تو ایک آریہ بھی تو ابدی مکتی سے محروم ہے۔

سکھ ازم

یہ لوگ بھی دوسروں کے مذہب پر چلنے والے ہیں۔ اول تو سکھ کہتے ہی ہیں سپاہی کو ہیں۔ پھر ان کی اپنی کوئی شریعت نہیں۔ کچھ مسلمانوں کے تابع ہیں کچھ ہندوؤں کے۔

برہمو سماج

یہ لوگ بھی عجیب مذہب رکھتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ ہم یونیورسل بات اور کانشنس کی ہدایت پر چلتے ہیں مگر اس کانشنس پر ہزار افسوس جو یہ تعلیم دے کر تمام انبیاء جھوٹے اور دروغ مصلحت آمیز کے پابند تھے ساری دنیا کے مذاہب نے پیغمبروں کو مانا اور انکو راستباز جانا۔ مگر یہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور پھر دعویٰ ہے کہ ہم تو یونیورسل بات ضرور ملنتے ہیں اور تجربہ اور مشاہدہ کو صحیح جانتے ہیں۔ کیا یہ بات ان کے تجربہ میں نہیں آئی کہ بیٹھے بیٹھے یکدم بدی یا نیکی کی تحریک ہوتی ہے۔ جب ہر تحریک کے لئے ایک محرک ہے تو کیا وجہ کہ اس بدی یا نیکی کے محرک شیطان یا ملک پر ایمان نہیں لاتے۔

معیار صداقت مذاہب

مختلف مذاہب کا یہ حال ہے اب یہ سوال کہ سچا مذہب کونسا ہے بہت صفائی سے حل ہو سکتا ہے وہی جو فطرت صحیحہ کے مطابق انسان کو دینی دنیوی ترقیات دلانیوالا ہو اور ہر زمانہ میں اس کے نمونہ خلقت کے سامنے پیش ہوتے ہیں ایک امیر نے مجھے کہا کہ پراچین مذہب سچا ہو سکتا ہے (اس کا مطلب تھا کہ اسلام تو تیرہ سو برس سے ہے وہ سچا نہیں ہو سکتا۔) میں نے کہا بہت صحیح اسلام بھی پرچین ہی ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی کریم صلعم کو ارشاد ہوتا ہے فبهدٰهم اقتده وہ کہنے لگا کہ آپ تو بہت پہلے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا وہ کس کی پرستش کرتے تھے۔ کہا وشنو کی۔ میں نے کہا وشنو کس کی کہا رودر کی پھر کہا اور وہ کس کی کہا برہما کی۔ میں نے کہا برہما کس کی اسے کہنا پڑا پرمیشور کی۔ میں نے کہا بس لا الٰہ الا اللہ کے قائل تھے جو ہمارے مذہب اسلام کا خلاصہ ہے اور یہی پراچین مذہب ہے۔

انبیا کس قدر محتاط ہوتے ہیں

جب ابن صیاد کی بعض مشابہ بہ دجال شعبدہ بازیوں کا حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچا تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا اتشهد انی رسول اللہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے جواب دیا آپ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر اس نے اپنی نسبت سوال کیا تو آپ نے جواب دیا میں اللہ کے سب رسولوں کو مانتا ہوں اس سے اس احتیاط کا پتہ چلتا ہے جو انبیا کرتے ہیں۔ یہ اور ان کے پیرو لوگ کبھی تکذیب کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ میرے دل میں اس وقت کیا ہے تو اس نے کہا دخ روایت میں آیا ہے کہ رسول صلعم نے اسوقت یوم تاتی السماء بدخان مبین کا خیال فرمایا تھا۔ ابن عربی نے اپنا ایک ذوقی اس واقعہ کے متعلق لکھا ہے وہ کہتے ہیں ابن صیاد کو دخ بھی معلوم ہوتا مگر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منشاء پیغمبرانہ امر تک تشریف لے گئے تھے میں نے اس حکایت سے یہ فائدہ اٹھایا ہے کہ مباحثہ کبھی اپنی خواہش سے نہیں کرنا چاہئے اور کبھی پہل نہ کرو چنانچہ میرا معمول ہے کہ جب بات گلے پڑ جائے تو پھر میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں اور خدا کے فضل سے ہمیشہ کامیاب ہوتا ہوں۔ اور مجھے کوئی ایسا واقعہ یاد نہیں کہ میں نے کسی مباحثہ میں زک اٹھائی ہو۔ مامورین کی جدا بات ہے انہیں تو اللہ کے حکم سے بعض وقت چیلنج کرنا پڑتا ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو ابتدا ان کی طرف سے بھی نہیں ہوتی۔

ایک علمی لطیفہ

بعض لوگوں نے قرآن مجید کی زبان پر اعتراض کیا کہ ان هذا لشیء عجاب اور کبارا اور هزوا خلاف محاورہ و غیر فصیح الفاظ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے کسی زباندان بڑھے کو بلاؤ چنانچہ ایک کو مجلس نبوی میں لے گئے۔ آپ نے اسے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ جب بیٹھا تو فرمایا ذرا آ اٹھنا۔ پھر بیٹھا تو پھر فرمایا ذرا آپ اٹھ کر اس طرف تشریف رکھیں۔ جب وہ اس طرف بیٹھا تو پھر آپ نے فرمایا آپ ذرا یہاں سے اٹھئے اور ادھر آ جائیے۔ تو وہ جھنجھلا کر بول اٹھا یا محمد اتتخذنی هزوا وانا شیخ کبار ان هذا لشیء عجاب۔ اے محمد کیا تو مجھے خفیف بنانا چاہتا ہے۔ حالانکہ میں ایک بڈھا بڑی عمر کا آدمی ہوں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ اس طرح پر وہ تینوں الفاظ اس زباندان تجربہ کار فصیح و بلیغ بڈھے کے منہ سے نکلوا لئے اور معترضین نادم ہو کر دم بخود رہ گئے۔

لوگ کیوں غافل ہیں

ایک بچہ بھی جزو کل میں فرق سمجھتا ہے۔ آپ اسے ایک چیز دیکر پھر اس سے آدھی دیں۔ تو وہ فوراً اپنی ناراضگی کا اظہار کریگا۔ جس سے ثابت ہوگا کہ وہ جزو کل میں خوب فرق سمجھتا ہے۔ پھر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کہ کسی چیز کے حصول کے لئے ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے اگر کوئی چیز اس کے دست قدرت سے اوپر یا دور پڑی ہوگی تو وہ اپنی اماں سے اشارۃً کہیگا کہ وہ مجھے لادو۔ ایسا ہی میں دیکھتا ہوں کہ پاگل روٹی منہ ہی میں ڈالتا ہے۔ میں پچاس سال سے طب کا پیشہ کر رہا ہوں میں نے کوئی مجنون ایسا نہیں دیکھا جو کھانا کھاتے ہوئے منہ کی بجائے کسی اور جگہ ڈالتا ہے ایک زمیندار بھی اس نکتہ کو خوب سمجھتا ہے کہ غلہ کے حصول کیلئے زمین کی کاشت اور پھر اس میں تخم ریزی آبرسانی کی ضرورت ہے۔ اور باوجود اللہ تعالیٰ کو خیر الرازقین جانتے اور ما من دابة الا علی اللہ رزقها (کوئی جانور نہیں مگر کہ اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے) پر ایمان لانے کی محنت کرتا۔ اور ان اسباب سے کام لیتا ہے۔ ایک بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی مانتا ہے کہ آنکھیں بند کرلیں تو زبان سے نہیں دیکھ سکتے۔ اور مشک کا منہ اگر کھولدیں تو پانی سے خالی ہو جائے۔ غرض یہ تو سب جانتے ہیں کہ مسبب اسباب کا مسببات سے وابستہ ہے اور ہر ایک فعل کا ایک نتیجہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قواعد و ضوابط اٹل ہیں۔ مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ باایں ہمہ لوگ دین میں بداعمالی و نیک اعمالی کے نتائج سے غافل ہیں۔ اور جنت کو بغیر کسی عمل صالح و ایمان صحیح کے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دین کے بارے میں ان اللہ غفور رحیم (اللہ بخشنہار) ان اللہ علیٰ کل

شئی قدیر (اللہ ہر چیز پر قادر ہے) پڑھتے میں بڑے دلیر ہیں۔

کچھ داؤد و سلیمان علیہم السلام کی نسبت

سورۃ ص میں چند آیات کے معانی نہ سمجھنے کی وجہ سے حضرت داؤد پر تہمت لگا دی ہے کہ اُنھوں نے ایک بی بی کے خاوند کو جنگ میں بھجوا کر مروا دیا اور اس کی بی بی سے خود نکاح کر لیا۔ اور فرشتے انھیں سمجھانے آئے۔ حالانکہ یہ بات ہے کہ وہ ملائکہ نہ تھے بلکہ دشمن تھے کہ دیواریں پھاند کر آپ کے مکان میں گھس آئے تھے۔ آپ بہت گھبرائے کہ ملک میں انارکسٹوں کا غلبہ ہے اور وہ یہانتک دلیر ہو گئے ہیں کہ شاہی خیموں میں کود آنے میں تامل نہیں کرتے۔

مگر معاً شاہی رعب اُن پر غالب آیا اور اُنھوں نے ایک جھوٹی بات بنالی۔ آپ نے نہایت متانت سے انھیں جواب دیا۔ اور ظن داؤد انما فتناہ فاستغفر ربہ کے یہ معنی ہیں کہ جب داؤد نے یقین کیا کہ رعایا میں بغاوت اور بد امنی کا زور ہے تو سمجھا آخر کوئی کمزوری اور نقص ہے جس کی وجہ سے حکومت کے رعب و جلال میں فرق آ رہا ہے۔ اس لئے خدا سے مغفرت طلب کی اور خدا کے حضور گر پڑے تو خدا نے آپ کی حفاظت کی اور اپنے تسلی بخش کلام سے ممتاز فرمایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ خلیفہ تو ہم نے تجھے بنایا۔ ان لوگوں کی شرارتوں کا کیا خوف اور کیوں پریشان ہوتے ہو تم حق حق فیصلہ کرتے جاؤ اور عدل و انصاف پر قائم رہو تمھاری ہی فتح ہو گی۔

حضرت سلیمان کی نسبت بعض لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ آپ کی عصر کی نماز قضا ہو گئی۔ تو گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں کو تلوار سے اُڑا دیا۔ یہ مجنونانہ فعل ایک نبی کی شان سے بعید ہے۔

بات یہ ہے کہ آپ گھوڑوں کا معائنہ فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کہ حب بھی دو قسم کی ہے۔ بعض حبیں دُکھ کا موجب ہوتی ہیں جیسے عشق۔ مگر میری یہ حب جو ان گھوڑوں سے ہے یہ پسندیدہ حب ہے۔ کیونکہ ان سے میں اپنے مولا کو یاد کرتا ہوں۔ حدیث شریف میں آیا ہے الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ آپ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان بیان کرنے میں مشغول رہے استے میں گھوڑے سامنے سے گذر گئے۔ (توارت بالحجاب) آپ نے فرمایا انھیں پھر واپس لاؤ جب پھر گذرنے لگے تو آپ ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ گھوڑوں کو پیار کرنے کا یہی طریق ہے۔ اگر مسح کے معنی تلوار مارنے کے ہی ہوں تو پھر سب سے پہلے وضو کرنے والے ہی اپنی گردن کاٹ لیا کریں۔

آپ ہی کے متعلق القینا علیٰ کرسیہ جسداً ثم اناب آیا جس سے مراد یہ ہے کہ آپ کا بیٹا نالائق تھا اور ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی

سے مراد رضاء و قرب الٰہی کا مقام ہے۔

ایوب صابر

دوسری کتابوں کے قصے اور خدا کی کتاب میں جو واقعہ گذشتہ بیان ہو اس میں فرق یہ ہے کہ خدا کی کتاب میں صرف قصہ نہیں ہوتا۔ بلکہ بتایا جاتا ہے جو ایسا کریگا وہ بھی انھیں انعامات سے سرفراز ہوگا۔ چنانچہ وذکریٰ لاولی الالباب اور کذالک نجزی المحسنین ایسے پاک کلمات سے اُن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

حضرت ایوب کے صبر کا بیان کیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام خدا کے حضور بڑے ادب سے کام لیتے ہیں۔ وہ کسی دُکھ کو اس کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ جب وہ خدا کے حضور اپنی تکالیف کے متعلق گڑگڑائے تو ارشاد ہوا ارکض برجلک اپنی سواری کو اس سرزمین کی طرف لیچل جہاں آپ کے لئے آرام کے سامان مہیا ہیں۔ اور وہاں اہل و عیال اور احباب اس کی مثل دیئے جاوینگے۔ اور اپنی سواری کو درخت کی ایسی شاخوں سے جس کے ساتھ پتے بھی ہوں چلائے جا تمہارے ضرر نہ پہنچا۔ یہ دراصل ایک پیشگوئی تھی نبی کریم صلعم سے بھی ایسا ہی معاملہ پیش آنیوالا تھا۔ چنانچہ آپ نے بھی مکے سے ہجرت فرمائی۔ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے بہت سے اہل اور وفادار احباب پائے۔ اب بھی جو خدا کی راہ میں ہجرت کرے اس کے لئے امن و آسائش بموجب وعدہ الٰہی یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعۃ موجود ہے۔ اور ہرگز خیال نہ کرے کہ اگر میں اپنا گھر یا اپنے رشتہ دار چھوڑ کر جاؤنگا تو نقصان اُٹھاؤنگا خدا تعالیٰ ایسے شخص کو بہتر سے بہتر احباب اصحاب اور رشتہ دار دیگا۔

راستباز کی پہچان

کسی نبی کسی مامور کے دل میں یہ خواہش پنہاں نہیں ہوتی کہ میں لوگوں کا حاکم بنوں اور بڑا آدمی کہلاؤں وہ مخلوق سے کنارہ کش اور گوشہ نشین ہوتے ہیں پھر خدا تعالیٰ انھیں اپنے حکم سے نکالتا ہے۔ تو وہ مجبور ہو کر پبلک میں آتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو ہی دیکھو کہ آپ کے دل میں ہرگز یہ بات نہ تھی کہ میں قوم کا امام بنجاؤں چنانچہ ارشاد ہونے پر عذر و معذرت کرتے اور اپنے بھائی کو افصح منی سے پیش کرتے ہیں۔

اسی طرح نبی کریم صلعم فرماتے ہیں ما کان لی من علم بالملاء الاعلیٰ اذ یختصمون مجھے کیا علم تھا کہ ملاء اعلیٰ میں میری نبوت کی نسبت کیا مباحثات ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ ہر مامور کی بعثت پر آسمانوں میں بڑی بحث ہوتی ہے

پھر ہر نبی کے لئے ایک نہ ایک بڑا دشمن اُٹھتا ہے جسے ایک وقت مقررہ تک مہلت دیجاتی ہے تاکہ اپنا زور لگا لے اور اپنے تمام قویٰ اور لاؤ لشکر کے ساتھ ناکام رہکر ثابت کر دے کہ یہ مامور واقعی خدا کا برگزیدہ ہے۔

اسی نبی کے ہر ایک قول و فعل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بناوٹ اس میں بالکل نہیں اس کی کوئی بات بناوٹ سے نہیں ہوتی۔ اور نہ اس کا کوئی فعل تکلف سے ہوتا ہے۔ اور نہ وہ خلقت کو نصیحت دنیوی فائدہ اُٹھانے کی اُمید یا نیت پر کرتے ہیں۔ بلکہ وہ بار بار اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا اجر اللہ پر ہے۔ چنانچہ سیدنا و مولنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو سنا دو ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین

اسی معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے آپ اپنے بارے میں لکھتے ہیں۔ ؎

ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھکو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تونے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

اور آپ میں تکلف اور بناوٹ نام کو نہ تھی اس کی شہادت ہزاروں آدمی دے سکتے ہیں نہ تقریر میں کوئی بناوٹ تھی نہ تحریر میں نہ لباس میں اور ان اجری الا علی اللہ پر جو عمل فرمایا وہ تو اب بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ اپنے لئے باوجود اس قدر روپیہ کے آنے کے کوئی جائداد نہیں خریدی۔ اور نہ کوئی نفع اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُمۃ واحدۃ

دُنیا میں تمام انسان بلحاظ انسانیت کے ایک ہی گروہ ہیں۔ ایک ہی جماعت ہیں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کان الناس امۃ واحدۃ ترجمہ تمام انسان ایک ہی گروہ ہیں۔ لیکن پھر اس گروہ کے کئی اقسام ہیں۔ ان میں امراء ہیں۔ جن کو علی العموم خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں۔ کوئی دینی کاموں۔ دینی اعمال۔ دینی شوق و ذوق سے ان کو زیادہ سروکار نہیں۔ الا من شاء اللہ اسی واسطے قرآن کریم میں آیا ہے وکذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا۔ پھر ہر ایک مذہب میں گدی نشین ہوتے ہیں۔ ان کو بھی شرعی پابندی کی چنداں حاجت نہیں ہوتی۔ خاص کر مسترد کو تو ان کے کاموں سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں۔ پھر کچھ گروہ علماء کا ہوتا ہے۔ پہلے علماء کا حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر آجکل کے علماء بسبب غربت کے رات دن اپنے غصے نکالنے کے فکر میں ہیں۔ اور اپنے دیگر محلہ داروں کی طرح دنیوی دھندوں میں مصروف ہیں۔ گو اس مولا کے عوض میں جو انہیں اپنے محلہ داروں سے ملتی ہے۔ نماز بھی پڑھا دیتے ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے مصداق کم ہوتے ہیں۔ امراء کا خوف محلہ داروں کا ڈر ان کو ہر دم ستاتا ہے۔ خوشامدی بن کر تاویلات بیجا سے کام لیتے ہیں۔ کچھ عوام کا گروہ ہے۔ جن کو اپنی دنیاداری سے فرصت ہی نہیں۔ کہ دین کی بات کو سوچ سکیں۔ نیز ان میں اہل فہم کی کمی ہے۔ ایک گروہ اخبار نویسوں کا ہے جن میں اکثر اخبار کی اشاعت کی فکر میں ہیں۔ خواہ وہ قوموں کو آپس میں لڑانے سے حاصل ہو۔ خواہ قوت باہ اور جوانمردی کے اشتہار چھاپنے سے ہو۔ غرض ان کو اصل فکر ترقی اشاعت کا ہوتا ہے۔ اور مستثنیات تو ہر قوم میں ہوتے ہی ہیں۔ یہاں گفتگو اکثر کے متعلق ہے۔ خواہ تیز زبانی سے ہو۔ خواہ کسی بڑے آدمی کے برخلاف شور و شغب مچانے سے ہو۔ مثلاً میاں اہلحدیث ہیں۔ کہ نام تو انہوں نے اہلحدیث رکھوایا ہے۔ مگر جو لوگ حدیث کی مخالفت میں سخت سے سخت دریدہ دہنی کرتے ہیں اُن کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ البتہ ہر اخبار میں احمدیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں۔ اور اسی میں اخبار کی اشاعت اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور ایسا ہی پیسہ اخبار ہیں جو اگرچہ مذہبی اخبار نہیں ہونے کے مدعی نہیں مگر وہ بھی لوگوں کی طبع ہمارے متعلق دینی رنگ سے [illegible] ین کو پسند کرتے ہیں یا ناپسند۔ بشرطیکہ ہمارے سلسلے کے خلاف وہ مضمون اور اس غرض سے اداویں اول نمبر کے نہیں تو کسی سے کم بھی نہیں۔ ایسا ہی آریہ صاحبان کے اخبار ہیں۔ کہ کچھ نہ کچھ ان پر شتاب احمدیوں پر حملے کرتے ہیں۔ بعض دفعہ مخالف خیالی لکھتے ہیں کبھی لکھ دیتے ہیں کہ ان میں اختلاف ہوگیا۔ کبھی چھاپ دیتے ہیں کہ خلافت پر جھگڑا کھڑا ہوگیا۔ ایک نے ایک نوٹ لکھ دیا۔ دوسرے نے اس پر مزید در مزید حاشیے چڑھاتے ہوئے نقل چھاپ دیئے ہیں۔ اور بے سوچے سمجھے اخباروں کے صفحے کے صفحے سیاہ کر کے چھپ جاتے ہیں۔

غرض یہ سب گروہ ہیں۔ [illegible] انکے علاوہ قدرت الٰہی سے ایک الٰہی جماعت بھی ہے۔ جو خوابیں دیکھتے ہیں۔ اور اپنے کشف اور [illegible] جیسے خبریں اپنے اور دوسروں کے متعلق اڑاتے ہیں۔ [illegible] سے کچھ خوشی ہوتی ہے۔ اور ایک وقت تک خاموش رہتے ہیں۔ پھر جوش انہیں اٹھتا ہے۔ یہ جوش کبھی ابھرتا ہے۔ کبھی دبتا ہے۔ ممکن ہے کہ اُن میں سے بعض مرفوع القلم بھی ہوں۔ مگر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو انبیاء کا بھی مقابلہ کرتے ہیں۔ اور ہر نبی کے زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ بائیبل میں ان کا نام فالگیر اور جادوگر رکھا گیا ہے۔ امت محمدیہ میں مثلاً ابن صیاد جو ہمارے نبی کریم کے عہد مبارک میں مدعی رسالت ہوا۔ اور آپ سے اس نے خود مدینہ میں گفتگو کی۔ اور ان سے ان کے ایک مسیلمہ بھی تھا۔ امت موسویہ میں بلعم باعورا کا قصہ توریت و قرآن دونوں میں ہے۔ بلکہ قرآن کریم میں تو فرماتا ہے۔ آتینٰہ آیٰتنا۔ اور ہمیشہ ہر وقت ہر ایک مجدد کے وقت بھی ایسے لوگوں نے اپنا جوش دکھلایا۔ ایسے لوگوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ کسی جماعت اور گروہ میں اختلاف ڈالیں۔ کچھ بے شغلے کم فہم ان کی ہاں میں ہاں ملا کر اُن کو ابھارتے رہتے ہیں۔ مگر یہ گروہ ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔

اس زمانہ میں ایسے لوگوں کی مثال میں چراغ الدین جمونی ہے۔ جو مسیح ہونے کا دعوی کرتا تھا۔ مگر مرض طاعون سے نامراد مرا۔ فقیر مرزا جس کو حضرت مسیح موعود کی ذلت اور موت کے متعلق الہام ہوا تھا۔ اور چند روز کے بعد خود ہی مر گیا۔ ایسا ہی ڈاکٹر عبدالحکیم بھی مسیح ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ تیماپور کے مولوی عبداللہ مہدی بنتے ہیں۔ اور بھی کوئی کوئی فصلی ملہم کبھی کبھی ایک ٹانگ لگا دیتا ہے۔ ایک مجنون قادیان میں بھی پھرتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ لوگ ایک حد تک قابل رحم ہوتے ہیں۔ اور ان کو چھیڑنا مناسب نہیں ہوتا اسی واسطے ہم ان کے متعلق چنداں اخبار میں کچھ ذکر نہیں کیا کرتے مگر دوسرے اخباروں کے اڈیٹر۔ لفارمر اور ان کے کارسپانڈنٹ ان لوگوں کے وجود کو بھی ہماری مخالفت کا معتد بہ ہتیار دکھلاتے ہیں۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنے ایمان کو استغفار اور دعاؤں کے ساتھ محفوظ رکھے۔ (بدر)

دردمند دل کی ایک صدا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۱ فروری سنہ ۱۹۱۲ء کو بعد درس کلام اللہ کھڑے ہو کر طلباء مدرسہ کو یہ نصیحت فرمائی۔ ایڈیٹر۔

میں اس وقت ایک بات کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ جب میں بیعت لیتا ہوں۔ تو چھوٹے چھوٹے بچے میرے ہاتھ پر بیعت کے لئے ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ اور بڑی کثرت سے ہوتے ہیں۔ میں ان کو منع نہیں کرتا۔ میں پانچ مرتبہ قرآن کا درس دیتا ہوں۔ بیمار بھی ہوں۔ تمہاری بھلائی کے لئے پانچ مرتبہ درس دیتا ہوں۔ تمہارے ماسٹر تنخواہیں پاتے ہیں اور مجھ کو تم سے کسی اجر کی توقع نہیں۔ مجھ کو تم لوگوں سے محبت ہے میری خواہش ہے اور دعائیں کی ہیں۔ کہ تم میں سے کچھ دیندار بندے پیدا ہوں۔ یاد رکھو۔ جب تک تم میں سے لائق لائق لڑکے پیدا نہ ہوں گے۔ تو اسلام کس طرح ترقی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نظام عالم کو سبب اور مسبب وابستہ کیا ہے۔ جیسے عالم اسباب میں کوئی کام بلا سبب نہیں۔ اسی طرح کوئی قوم جب تک ترقی کے اسباب پیدا نہ کرے۔ ترقی نہیں کر سکتی۔ باقی کھانے پینے وغیرہ میں کتے اور گدھے بھی مشابہ ہیں۔ عالم اسباب میں بڑا بننے کے لئے تم لوگوں کو بڑا بننا پڑیگا۔ کھانا نمک سے مزیدار ہوتا ہے۔ لیکن اگر نمک ہی بگڑ جائے تو کھانا کس طرح بے ترتیب تمہارے ماسٹروں میں بھی نہیں۔ تم یہاں آکر کیا کرتے ہو۔ تم میں بہت سے جرأت نماز پڑھتے ہیں۔ اسلام میں

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور نماز دو بڑے اصول ہیں۔ آج ایک لڑکا بیمار میرے پاس آیا۔ اس کی بیماری اچھی نہیں۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ تماکو کی کثرت استعمال سے اس کو یہ نقصان پہنچا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم تماکو پیتے ہو۔ اس نے جیب سے سگرٹ کی ڈبیہ نکال کر دکھائی۔ تم لوگوں سے اکثروں نے جنہوں نے میری بیعت کی ہے۔ بالخصوص نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اگر تم ان عادات بد کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو ہمارا مدرسہ چھوڑ دو ہم کو تمہاری پرواہ نہیں ہے۔ تم چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو تم سے بہتر لڑکے دیدے گا۔ ایک لڑکا جس پر ہم نے ہزاروں روپے خرچ کئے تھے۔ اس نے مجھ کو خط لکھا کہ میں تمہارے مذہب سے پھرتا ہوں۔ اور آج سے تم سے قطع تعلق کرتا ہوں۔ میں نے اس کو لکھا کہ تمہارا خوشی کا خط مجھ کو ملا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عوض ہم کو ایک جماعت عطا کریگا۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ مَن یرتدّ منکم ...... دیکھو لا الٰہ الا اللہ پر پکے رہو۔ نماز پڑھو۔ گندے لڑکوں سے بچو۔ عادات بد مت سیکھو۔ جو لڑکے عادات بد کو نہیں چھوڑ سکتے۔ وہ بیشک چلے جائیں۔ ہم کو ذرا بھی پرواہ نہیں۔ تمہارے ماسٹر شائد گھبرائیں گے لیکن ہم نہیں گھبراتے۔

ریویو

تحفہ بنارس برادرم صادق کا وہ لیکچر ہے۔ جو انہوں نے کاشی (بنارس) میں دیا تھا۔ یہ لیکچر نہایت قیمتی چیز ہے۔ اس میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ سلسلہ کا حق بہت عمدگی سے ادا کیا گیا ہے کہیں کہیں عیسائی صاحبان کی بھی خصوصیت سے ضیافت کی ہے۔ اس قسم کے رسالے مفت شائع ہونے مناسب ہوتے ہیں۔ اور اگر احباب متعدد کاپیاں لیکر اپنے ہندو دوستوں کو بھیجیں تو مفید ہو خصوصاً بنارس اور اس کے نواح میں تو ہزاروں کاپیاں پھیلا دینی چاہئیں۔ عمدہ کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ ۴؍ قیمت ہے دفتر بدر سے لو۔

اردو اس نام کا ایک ماہواری رسالہ جالندھر شہر سے مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی ایڈیٹری سے شائع ہونے لگا ہے۔ مولوی فتح محمد خان صاحب ایک مشہور اہل قلم اور اہل لسان بزرگ ہیں۔ رسالہ اردو کے ذریعہ اردو زبان کی بہترین خدمات کی توقع کرنا نامناسب نہیں ہے۔ وہ لوگ جو اردو زبان کے لئے لچھے دار مضامین لکھا کرتے ہیں۔ اور اس کے بقا اور قیام کے لئے جد و جہد کیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے رسالہ اردو کی سرپرستی نہ کی۔ تو صاف سمجھا جائے گا۔ کہ ان کا رونا دھونا محض خیالی و نمائشی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت صرف تین روپیہ سالانہ ہے۔ جالندھر شہر سے ملیگا۔

لاہور میڈیکل کالج کے پروفیسروں کو پریکٹس کی ممانعت

میڈیکل کالج لاہور کے پرنسپل صاحب نے کالج مذکور کے بعض ہندوستانی پروفیسروں کے نام ایک نرالا اور بے ڈھنگا حکم جاری کیا ہے کہ وہ آئندہ اپنی پرائیوٹ پریکٹس کو جاری نہ رکھیں اس حکم کے وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں مگر اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ اس حکم کو لاہور کی تمام دیسی آبادی نے نہایت ناراضگی اور کراہت سے دیکھا ہے۔ میڈیکل کالج لاہور کو قائم ہوئے ایک لمبا زمانہ گذر گیا اور بیسیوں پروفیسر یکے بعد دیگرے یہاں آئے اور کبھی کسی حال میں بھی پروفیسروں کے طبی مشورے سے پبلک کو محروم نہیں کیا گیا۔ ہسپتال کے اوقات مقرر ہیں اور اس کے بعد عوام بھی وہاں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے چہ جائیکہ متوسط الحال اور کاروباری آبادی اس سے فائدہ اُٹھا سکے اس کی ایک ہی صورت تھی اور ہے اور رہیگی کہ وہ تجربہ کار پروفیسر اپنے خارجی اوقات میں اپنی طبی خدمات سے پبلک کو فائدہ پہنچائیں۔ یہی دستور اب تک چلا آیا ہے اور اس میں کسی تبدیلی کا واقع ہونا نہ صرف عام ناراضگی کا موجب ہے بلکہ پبلک کی قیمتی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ لاہور کے ان پروفیسروں میں ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ہیں جن کی طبی قابلیت کے ذریعہ عام نفع رسانی کا شہرہ ہو رہا ہے۔ جہاں جہاں ان لوگوں نے کالج میں آنے سے پہلے کام کیا ہے وہاں کے باشندے اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ انھوں نے کس ہمدردی اور شفقت کے ساتھ اپنے منصبی فرض کو پورا کیا ہے۔ وہاں کے با

لاہور کی صحت کی جو حالت ہے وہ میونسپل کمیٹی لاہور میں پیش ہونے والی تجاویز سے عیاں ہے ایسی حالت میں ان قابل ڈاکٹروں کے طبی مشورہ سے پبلک کو محروم کر دینا ایک سخت ظلم ہے اور ایسی فروگذاشت ہے جس کی تلافی بہت جلد ہونی چاہیئے۔ ایسے حالات میں کہ لاہور کی آبادی بڑھ رہی ہے اور وہاں کے متوسط الحال اور شریف لوگوں کو ان ہندوستانی ڈاکٹر صاحبان کے وجود سے خواہ وہ ہندو ہیں یا مسلمان ایک نفعی مدد مل رہی ہے مناسب تو یہ تھا کہ ان لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے خاص الونس دیئے جاتے تاکہ وہ پبلک کی خدمات کے لئے اپنے اوقات کو اور بھی فارغ کر سکتے مگر برخلاف اس کے انھیں اس پریکٹس سے بھی روکا جاتا ہے جو وہ پہلے سے کر رہے ہیں اور اپنی جیب سے اکثر اوقات نہایت قیمتی ادویات غربا کو تقسیم کرتے اور بعض صورتوں میں ان کے دیگر اخراجات کو بھی برداشت کرتے ہیں غرض یہ حکم سراسر لغو اور نقصان رساں ہے اور ہندو مسلمان اخبارات اس کی لغویت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ لاہور میں ہندو مسلمانوں کے متفق جلسے کئے جاویں اور اس حکم کی لغویت کو پبلک آواز کے ذریعہ گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچایا جاوے اور نہ صرف لاہور میں بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں ایسے جلسے ہونے چاہئیں بالآخر سر لوئی ڈین کی گورنمنٹ سے ایسی توقع کرنی فضول نہیں ہے کہ وہ اس بے معنی اور لغو حکم کو منسوخ کر کے لاہور کی آبادی کو خصوصاً اور کل اہل ملک کو عموماً شکرگذاری کا موقع دینگے ✽

ایک رنڈی کی کمائی وقف ہو رہی ہے

بٹالہ ضلع گورداسپور سے یہ حیرت انگیز خبر آئی ہے کہ مسماۃ اروڑی کنجری کا ساری عمر کا اندوختہ جو اس نے حرامکاری سے جمع کیا تھا انجمن اسلامیہ بٹالہ کے بعض نادان دوست انجمن مذکور کو اسلامی اغراض کے لئے بطور وقف دلانے کی کوشش کر رہے ہیں ہمیں ان لوگوں کی نیت پر حملہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ مگر اتنا ضرور کہونگا کہ اس سے انجمن اسلامیہ ہی کی سخت بدنامی اور توہین نہوگی بلکہ اسلام کا مضحکہ اڑایا جاویگا کہ ایک ایسی عورت کا مال جو اپنی عمر بھر فسق و فجور میں مبتلا رہی اور جو اس نے خدا تعالیٰ کے احکام کی صریح خلاف ورزی اور عفت سوزی سے حاصل کیا ہے وہ ایک ایسی انجمن کے سپرد ہو جو مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ہونی چاہیئے ایسے مال لینے یا انجمن دوسرے لوگوں کو شوق دلاتی ہے کہ وہ بھی حرامکاری یا سود یا شراب فروشی جوئے وغیرہ کے ذریعہ سے ناجائز اموال پیدا کریں۔ اور انجمن کو بغرض ثواب دیدیں۔ یہ نمونہ اور قابل شرم کارروائی بٹالہ کی انجمن کے لئے کلنک کا ٹیکا ہوگی۔ انجمن مذکور کو اس مال کے لینے سے پہلے علماء سے صاف الفاظ میں فتویٰ حاصل کرنا چاہیئے ہیں مفتی یا قاضی نہیں اور فتویٰ دیتے ہوئے بہت کچھ خوف خدا سے کام لینا چاہیئے۔ اس لئے اس کے متعلق کوئی فتویٰ دینے کو طیار نہیں۔ بجز اس کے کہ اس کی کراہت ظاہر کریں اور مال حرام کا وقف شرعاً جائز نہیں معلوم ہوتا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مال مذکور کے لئے باضابطہ مقدمہ بازی شروع ہو گئی ہے۔ انجمن کو کیا ضرورت ہے کہ اس خبیث مال کے لئے لوگوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو خرچ کرے وہ اس مال کو الخبیثات للخبیثین پر عمل کر کے چھوڑ دے۔ اور عدالتوں میں اسلام کا مضحکہ نہ اڑائے ہیں ان لوگوں کو جو اس مال کے وارثان بازگشت ہیں) بھی یہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ اگر ان میں اب تک دینی جوش جاری ہے جس سے اس زانیہ نے یہ روپیہ کمایا ہے تو وہ خوف خدا کریں اور توبہ کریں۔ اور پاک اور طیب مال کمائیں اس میں ان کے لئے بہتری اور بھلائی ہوگی۔ نہ صرف ان کی عاقبت سنور جائیگی بلکہ خدا کے فضل سے دنیا میں بھی سرخرو ہو جائینگے۔ غور تو کرو کہ اس مال حرام نے اس زانیہ کو کیا نفع دیا جو تم اس سے توقع کرتے ہو۔ اس کا پہلا کرشمہ تو یہی ہے کہ مقدمہ بازی کی نوبت آئی۔ پھر انجام تک خدا جانے کیا ہو ایسے اموال کا ایک ہی مصرف ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ آریوں اور عیسائیوں کی ان کتابوں کے جوابات چھپا کر مفت تقسیم کئے جائیں جو انھوں نے اسلام کی مخالفت میں لکھی ہیں کیونکہ اس وقت جہاد بالقلم ہے

بہرحال اس مال کو انجمن گوشت خر دندان سگ سمجھ کر چھوڑ دے اور وارثوں کو نیک نصیحت کرے اور اس مال کے اس طریق پر خرچ کرنے کا مشورہ دے جو علماء کے نزدیک صحیح ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر میاں غلام فرید صاحب پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ بٹالہ اس وقف کے خلاف ہیں۔ اور انھوں نے عام مجمع میں اپنے مکان پر اور شیشن بٹالہ پر بروہ کہا کہ ہم ہرگز ہرگز نہیں چاہتے کہ اروڑی کا مال حرام انجمن کے لئے لیا جاوے۔ بہرحال ضرورت ہے کہ اس سوال پر انجمن اسلامیہ بٹالہ دینی پہلو سے غور کرے اس کے متعلق بٹالہ سے ایک مختصر سی مراسلت بھی پہنچی ہے جو درج ذیل ہے

"مسماۃ اروڑی کنجری (فاحشہ عورت) جو تھوڑے دنوں سے بہت سا مال منقولہ و غیر منقولہ بٹالہ میں چھوڑ کر مر گئی ہے جو سوائے زنا کے اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں رکھتی تھی سنا جاتا ہے کہ ایک بزرگ اُس کے متروکہ مال حرام کو بطور وقف کے انجمن اسلامیہ بٹالہ کو دلانے کی کوشش کر رہے ہیں معلوم نہیں کہ اس میں اصلی غرض کیا ہے کہ انجمن اسلامیہ کو ایسے مال کا لینا شرعاً ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ مال حرام وقف اور اسلامی اغراض میں خرچ نہیں ہو سکتا۔ اور ایسے خبیث مال کے لینے میں انجمن اسلامیہ کی سخت بدنامی بلکہ مسلمانوں کی پیشانی پر ایک بدنما دھبہ ہوگا۔ اگرچہ مسلمانوں پر چاروں طرف سے ادبار کی دھواں دھار گھٹا میں چھائی ہوئی ہیں مگر تاہم یہاں تک نوبت نہیں پہنچی کہ اسلامی اغراض کے لئے ایسا مال حرام بھی لیا جاوے۔" اور شرابی کا وقف شرعاً جائز ہے جو ایسے مال حرام کا وقف جائز ہو جاوے کیا اسلام پاک کے کام سوائے ایسے ناپاک مال کے چل ہی نہیں سکتے۔ ہم توجہ دلاتے ہیں کہ بزرگ موصوف اور انجمن اسلامیہ بٹالہ ایسے مال کے لینے سے قطعی پرہیز کریں اور اسلامی اخبارات اپنے امور کے انسداد اور مخالفان اسلام کے حملوں سے اسلام پاک کو بچانے کے لئے اپنا زور قلم دکھائیں۔

راقم ایک خیرخواہ انجمن اسلامیہ بٹالہ

حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو

ہمیں یہ بات کے معلوم ہونے سے بہت افسوس ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی فروخت بہت کم ہوتی ہے ممکن ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ ان کے متعلق اشتہار نہیں دیا جاتا۔ یا یہ کہ احباب سب خرید چکے ہوں اور نئے بیعت کنندہ ان کی فہرست سے ناواقف ہوں۔ بہرحال ان کتابوں کی کثرت اشاعت کیطرف احباب کو توجہ کرنا از بس ضروری ہے۔ حضرت میر صاحب نے اس پر دو مضمون لکھے ہیں ایک نظم میں اور ایک نثر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کو سنکر فرمایا ہے میں تو جب ہی اشتہار ضرور کہونگا کہ توجہ و رغبت مشکل ہوتی ہے۔ جب تک احباب ان کتب اور ریویو کی توجہ نہیں فرماینگے کام نہیں چلیگا۔ ہم انشاءاللہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی فہرست اخبار میں شائع کرتے رہینگے۔ بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احمدیوں سے ناصر کی اپیل

ہر احمدی کے سامنے میرا اپیل ہے
کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے
گنجینۂ حکم ہے کیا نفیس و پاک
معجز نہیں ہے کوئی کہ جو بے دلیل ہے
یعنی عطیہ قرآن مجید کا نور کا نز
اور بعض میں ملی ہوئی کچھ زنجبیل ہے
انگور جنتی ہیں بہشتی انار و سیب
ہے نہر شیر و شہد کی یا سلسبیل ہے
ہیں نخل باحلاوت و میٹھے ہیں بامزہ
آب رواں کہیں ہے کہیں جا بجا نخیل ہے
حور و قصور ہیں کہیں غلمان ہیں کہیں
ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے
دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما
ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے
شہباز علم و فضل ہے مہدی کا ہر کلام
اعدا کی جو کتاب ہے وہ مثل چیل ہے
عیسیٰ کا ہے کلام نہت عز و شان کا
اس کے مقابلہ میں جو ہے وہ ذلیل ہے
مہدی کا ہے کلام خدا کیطرف سے بس
گویا زباں سے بول رہا جبرئیل ہے
سلطان ہے قلم کا ہمارا وہ پیشوا
عیسیٰ کا ہے رسول خدا کا مثیل ہے
اس کی ہر ایک کتاب میں ہے نور معرفت
عارف وہ تھا خدا کا یہ اس پر دلیل ہے
اے دوستو تم اس کی کتب سے اٹھاؤ نفع
اب زندگی کا وقت عزیزو قلیل ہے
میرے پیارو چھوڑ دو تم قصہ خوانیاں
پڑھ پڑھ کے قصہ ہوتی طبیعت علیل ہے
پہچانو اس امام کو اس کا پڑھو کلام
جو راہ وہ بتاتا ہے حق کی سبیل ہے
کیوں اس کی ہر کتاب کو لیتے نہیں ہو تم
کس واسطے تمہاری طرف سے یہ ڈھیل ہے
ناصر کا ہے کلام عزیزو کہ مثل گل
اور دشمنوں کی آنکھ میں مانند کیل ہے

حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی کتابیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نور و برکت ہے اور جو قریباً اللہ تعالیٰ کی تحریک سے لکھی گئی ہیں اور جن میں اکثر عبارتیں بالکل الہامی ہیں جن کے پڑھنے سے ایمان بڑھتا ہے اور دل منور ہوتا ہے علم میں ترقی ہوتی ہے اور قوت استقلال زیادہ ہوجاتی ہے اور جن کا خریدنا اور پڑھنا یا مخالفین میں تقسیم کرنا سراسر کار ثواب ہے آجکل ان کا خریدنا احباب نے چھوڑ رکھا ہے اور کتابوں کا ذخیرہ ردی کیطرح کوٹھڑیوں میں جمع پڑا ہوا ہے جسکو چوہے اور دیمک کا اندیشہ ہے اس کا زیادہ تجربہ گذشتہ جلسہ پر ہوا کہ مثل سابق کتابیں نہیں بکیں بلکہ کسی نے آکر پوچھا بھی نہیں اور دوسرے لوگوں کے رسالے جو مثل حشرات الارض آجکل شائع ہو رہے ہیں جنکا شمار شاید کر سو تک پہنچ چکا ہے۔ وہ دست بدست فروخت ہوتے رہے بعض کے شائق کم تھے اور سستی کے خریدار بہت روحانی حلوا کم بکا اور پکوڑے زیادہ ایسی کم توجہی حضرت صاحب کی کتابوں کی خریداری میں احمدیوں کو مناسب نہیں ہے۔ شمع کے مقابلہ میں جس طرح کرمک شب تاب کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور وہ روشنی کا پورا فائدہ نہیں دیتا اسی طرح حضرت صاحب کی کتابوں کے مقابلہ میں اور کتب و رسائل کا حال ہو جس قدر ان میں روشنی ہے وہ تو حضرت صاحب ہی کی کتب سے اخذ کیگئی ہے اور جو کچھ ان مصنفین کا ہے وہ مخشوش ہے۔ کسی کا شعر ہے جب اصل ملے تو نقل کیا ہے۔ یہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں کچھ گرانی قیمت کتب حضرت صاحب بھی مانع خریداری ہے اور دیگر کتب و رسائل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکتے ہیں۔ لہذا لوگ انہیں باسانی شوق کو خرید لیتے ہیں۔ انہیں گراں نہیں گذرتا لیکن یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو گویا اصلی چاندی ہیں اور دوسری کتابیں جرمن سلور یا جیسا کہ اصلی اور نقلی اشیا کا فرق ہوتا کجا اصلی کجا نقلی۔ دونوں میں جب چیز کا فرق ہے تو قیمت کا فرق بھی ضروری اور لابدی ہے نیز حضرت صاحب کی کتابیں اکثر جری ہوتی ہیں اور دوسروں کی چند ورقی کتابیں ہوتی ہیں پھر قیمت کیونکر برابر ہو۔ اصل مطلب یہ ہے کہ احمدی احباب چشم بصیرت واکریں اور عقل و خرد کی رہنمائی سے غور و تامل فرماویں کہ جو کچھ ہو رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیے۔ یا یہ ان کی غلطی ہے مجھے امید ہے کہ آئندہ احباب تلافی مافات کرینگے۔ اور خرید کتب حضرت صاحب میں سستی اور تغافل نہ فرمائینگے۔ ایسا ذخیرہ کو جو قادیان میں مثل ردی کے پڑا ہوا ہے دنیا کو متمتع ہونیکا موقعہ دینگے۔ زندگی کا اعتبار نہیں موسم بہار ہمیشہ نہیں رہتا جب خود حضرت صاحب انتقال فرما گئے تو کیا ان کے دیکھنے والے ہمیشہ رہینگے۔ آخر یہ موجودہ لوگ بھی ایک دن کوچ کرجائینگے۔ حضرت صاحب تو اپنا کام کرگئے کتابیں تصنیف کیں ان کو چھپوایا اب تمہارا کام یہ ہے کہ ان کتابوں کو خریدو اور پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ سب یار دوست اور اغیار کو دو تاکہ تمہاری طرح ان کی بھی آنکھیں کھلیں اور تمہاری طرح وہ بھی اس پاک جماعت میں داخل ہوں اور یہ جماعت بڑھے پھولے اور پھلے۔ اور تمہیں اشاعت اور اعانت کا اجر ملے اور خدا کی جناب میں تم سرخرو اور سرفراز ہو۔ اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ اور نیز یہ بھی غضب ہے کہ علاوہ حضرت صاحب کی کتابوں کے رسالہ ریویو بھی گوشۂ گمنامی میں پڑا ہوا ہے اس کے خریدار بھی بہت کم ہوگئے ہیں اور بد رسالوں اور اخباروں کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ریویو کی اشاعت روبکمی ہے یہ کیسا ظلم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجز جماعت کی دینی سستی کے اور کیا سمجھا جاوے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں ریویو کی خریداری کی سفارش فرمائی تھی اور لکھا تھا کہ دس ہزار اس کے خریدار ہوں۔ لیکن ہماری جماعت نے ترقی معکوس فرمائی۔ مجھے امید نہیں کہ ریویو کے پورے دو ہزار خریدار بھی ہوں۔ یہ نہایت درجہ کی غفلت ہے اس غفلت و سستی کے دور کرنے کے لئے کوئی توجہ احباب کو کبھی دلائی گئی ہے مگر سطور میں للہ تعالیٰ نے [illegible] نے احباب کی خدمت میں تحریک کردی۔ اب اس کا قبول فرمانا یا نہ فرمانا احباب کے اختیار میں ہے۔ اور اصل میں ہر کام اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے وہ چاہیگا تو یہ میری تحریک کارگر ہوجاویگی اور سب احمدی بھائی بکشادہ دل سے منظور فرمائینگے۔ کتابیں بکنی شروع ہوجاوینگی اور ریویو کے درخواستیں آنے لگینگی۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

ناصر نواب از قادیان

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت مومن کی سعادت ہے اور ہر مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ

تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے۔

اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی نہ حاصل کرے۔ اور یہ آگاہی

قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے۔

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اور اس میں با محاورہ ترجمہ کے علاوہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی

خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجاز قوت کو ظاہر کیا جاوے

یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔

عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح (مدظلہ العالی)

کے درس سے لیے ہوئے نوٹوں اور آپ کی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود مغفور کی تحریروں، ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کیے گئے ہیں۔ ان کو کیا آپ نے ابتک نہیں پڑھا۔ اگر نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں۔ اس میں نور ہدایت اور شفا ہے۔

ہدیہ فی پارہ (عہ) آٹھ آنہ

نوٹ

آٹھ پارے طیار ہیں آٹھوں کے اکٹھے خریدار سے مبلغ (سہ) محصول ڈاک

دفتر الحکم قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو۔

بچوں کی تندرستی

والدین کے لیے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر سست اور پژمردہ اور بھوک نہ لگتی ہو تو اس کو فوراً

اسکاٹس ایملشن

دینا چاہیے۔ اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔

استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ سے نہیں چھو۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لندن

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی دوائیں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ کی گرانی و مروڑ نہیں ہوگا۔ حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ۲۰ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے آئے ہیں یہ گولیاں کل میں بنی ہیں۔ مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو یک ڈبیہ رکھنی چاہیے۔ سو گولیوں کی ڈبیہ قیمت ۵/ ایک سے دو ڈبیہ تک محصول ڈاک ۵/

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد تھوڑا سا بڑھ جاتا ہے یہ دوا لحظوں میں اسکو دور کرتا ہے اور ریاح جس سے ٹیس چمک پڑ کر رگوں میں لرزن کی جو کہیں چھونے سے ہو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنا لازم ہے۔ قیمت ۳ ٹکیوں کی ایک ڈبیہ ۲/ محصول ڈاک ایک سے ۲ ڈبیہ تک ۵/

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اس جگہ اگر کوئی صاحب اشتہار دینا چاہیں

روانہ فرمائیں

(منیجر الحکم)